سوال

جس شخص سے محبت کرتی ہے اس سے والد شادی کرنے سے انکار کرتا ہے

جواب

الحمد للہ.

پ پر کوئی حرج نہیں، دین کی مصیبت کے علاوہ باقی سب مصائب اور پریشانی آسان ہے، اس لیے اللہ سے دعا ہے کہ اے اللہ ہمارے دین میں کوئی مصیبت پیدا نہ کرنا.

لمان شخص کو علم ہے کہ یہ دنیا ایک آزمائش اور امتحان کا گھر ہے، اور جب بھی اسے کوئی مصیبت اور پریشانی آئے تو وہ اسے صبر و تحمل کے ساتھ اللہ کی قضاء اور قدر پر راضی ہوتے ہوئے قبول کرے؛ تو یہ مصیبت اور پریشانی اس کے حق میں اللہ رب العالمین کی جانب سے ہبہ اور عطیہ و تحفہ بن جاتی ہے. جس ـ

مام احمد اور امام ابوداود رحمہ اللہ نے ابو خالد السلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

پنے (مسلمان) بھائیوں میں سے کسی شخص کی ملاقات اور زیارت کے لیے نکلے تو انہیں اس کی بیماری کا علم ہوا (یعنی پتہ چلا کہ وہ بیمار ہے) وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو خالد اس کے پاس گئے اور کہنے لگے : میں آپ کی ملاقات اور عیادت کے لیے اور آپ کو خوشخبری دینے آیا ہوں !!

، شخص نے عرض کیا : یہ سب آپ نے کیسے جمع کر دیا ؟!!

نہوں نے کہا :

اُپ کی ملاقات اور زیارت کا ارادہ تھا، تو مجھے آپ کی بیماری کا علم ہوا تو یہ عیادت و بیمار پرسی ہوئی، اور میں آپ کو اس چیز کی خوشخبری دیتا ہوں جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

، اللہ تعالی کے پاس بندے کے لیے کوئی ایسا مقام اور مرتبہ سبقت لے جاتا ہے جس تک وہ بندہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ پایا، تو اللہ عزوجل اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد میں آزمائش میں ڈال دیتا ہے، پھر اسے صبر کی توفیق سے نوازتا ہے حتی کہ وہ اس مقام اور مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے جو اس سے سبق لے "

بر (21833) سنن ابوداود حدیث نمبر (3090) علامہ البانی رحمہ اللہ نے شواہد کے ساتھ اس حدیث کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (2599) میں صحیح قرار دیا ہے .

، آپ یہ علم میں رکھیں کہ جب اللہ عزوجل نے یہ مشروع کیا کہ کوئی بھی عورت اپنا نکاح اور شادی خود نہ کرے، اور اس کے لیے ولی کی شرط لگائی کہ اس کا ولی ہی اس کی شادی کریگا، تو اللہ عزوجل نے اسے اپنے بندوں پر اپنی جانب سے رحمت کرتے ہوئے ہی مشروع کیا، تا کہ ان کی عظیم مصلحتیں محفوظ ر

شادیوں کے ان قصوں اور واقعات کے متعلق دریافت کریں جو اس طرح ہوئیں اور ان کا نتیجہ کیا نکلا، اور کس طرح ان کی زندگی اجیرن بن کر رہ گئی اور نادم ہوئے اور پریشانی کا شکار رہنے لگے، یہ تو اس صورت میں ہے جب ان میں معاشرت قائم رہے .

، ایسے تجربہ کی کوئی ضرورت نہیں کہ اس کو دیکھ کر ہم اپنے پروردگار کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے لگیں، یا پھر ہم اپنے دینی اور دنیاوی فوائد اور مصلحت کو پہچانیں، کیونکہ مؤمن کا اللہ کے حکم کے سامنے تو کام ہی یہی ہے کہ وہ زبان سے " سمعنا واطعنا " ہم نے سن لیا اور اطاعت کی کے الفاظ نکالے !!

عقد نکاح میں ولی کی شرط کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (2127) اور (31119) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

یز بہن ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے معاملہ کو شروع کر کے ختم کر کے ہی دم نہ لیں اور نہ ہے معاملات پر حکم لگانے کے لیے اپنے خیالات کو ترازو بنائیں، اور اپنی مشکل کو ایک آنکھ سے مت دیکھیں، بلکہ آپ اپنے رشتہ دار اور قریبی اور گھر والے میں سے کسی ناصح اور امانتدار سے معاونت ل

، سے استخارہ کریں، اور یہ جان رکھیں کہ جب آپ اپنے پروردگار سے اس کی طرف سچے دل سے رجوع کرتے ہوئے استخارہ کریں گی اور اس کی مدد و توفیق کی محتاجگی ظاہر کرینگی تو اللہ تعالی اپنے مومن بندے کے لیے خیر کے علاوہ کچھ مقدر نہیں کریگا، چاہے آپ جسے پسند کرتی ہیں اس کے مطابق اللہ کا فیصلہ ہویا

ر حالت ویسی ہے جو آپ نے ذکر کی ہے کہ وہ شخص دین اور اخلاق کا مالک ہے تو آپ کے لیے حق ہے کہ آپ ایسے افراد سے معاونت حاصل کریں جو آپ کے والد کو اس شخص سے شادی کرنے پر راضی کرے جس سے آپ شادی کرنا چاہتی ہیں .

کے لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے والد کو سوچنے کا موقع دیں، اور آپ اس کے ساتھ اس معاملہ کو بالکل جلد ختم نہ کر دیں، دوسرے معنی میں یہ کہ میں آپ کو یہ نصیحت نہیں کرتا کہ آپ ابتدا میں ہی اس شخص سے شادی کرنے پر بہت زیادہ اصرار کرنا شروع کر دیں، اور آپ والد کے ساتھ جھگڑا اور شدت اختیا

بت کرنے کی کوشش کریں، اور اس میں سپردگی اور ولی کے الفاظ استعمال کریں، مثلا آپ والد کو یہ کہیں : آپ میرے والد ہیں اور میرے ذمہ دار اور ولی امر ہیں، آپ میری مصلحت و ضرورت کو سمجھتے ہیں امید ہے آپ اس سلسلہ میں دوبارہ سوچیں گے اور اپنی سوچ کو تبدیل کریں گے، اس طرح کے الفاظ

ی رائے تو یہ ہے کہ ان شاء اللہ آپ کے ساتھ ہی صحیح حل ہے، اور وہ بلاشک و شبہ اس سب سے بہتر ہے جو اوپر بیان ہوا ہے، میرے خیال میں وہ کبھی خائب و خاسر نہیں ہوگا، وہ یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالی سے عاجزی و انکساری کے ساتھ گڑگڑا کر دعا کی جائے، میں صرف دعا ہی نہیں کہتا، بلکہ دعا میں عاجزی و انکس

، تعالی سے خیر و بھلائی اور مشکل سے آسانی اور سعادت طلب کی جائے، جب اللہ آپ کی سچائی اور صدق دعا دیکھے گا تو اللہ سبحانہ و تعالی اپنی جانب سے وہ کچھ عطا فرمائیگا جو آپ پسند کرتی ہیں، اور یہ کیسے نہ ہو کیونکہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی تو جواد و کریم ہے .

لیے پسند نہیں کرتے کہ آپ شعور اور عقلمند ہوتے ہوئے بھی اپنے والد کو ملامت کریں، اور آپ اس کی طرف اس نظر سے دیکھیں کہ اس نے آپ کو اس شادی سے روک دیا ہے، اور اپنی ولایت آپ پر استعمال کی ہے، ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ آپ یہ بھول جائیں کہ ایک اجنبی مرد اور عورت کے درمیان تع

ر دسے کلام کی جائے، اور نہ ہی وعدہ وغیرہ اور نہ ہی دیکھنا اور ملاقات وغیرہ .....

ہر اور پوشیدہ دونوں حالتوں میں ہی اللہ کا تقوی اختیار کریں، اور آپ دین میں مصیبت سے بچیں کیونکہ دین میں کوئی مصیبت آئے تو یہ مصیبت حقیقی مصیبت ہے، رہا خاوند تو یہ آنے جانے والی چیز ہے، اور مال کمایا بھی جاتا ہے اور ضائع بھی ہو جاتا ہے یعنی یہ بھی آنے جانے والی چیز ہے ..... یہ سب کچھ دیز

بھی آپ کی چیز ضائع ہو جائے اس کا عوض موجود ہے لیکن اللہ کے بارہ میں ہے کہ اگر اسے آپ نے ضائع کر دیا تو اس کا کوئی عوض نہیں ہے .

یے اگر آپ سے اس طرح کی کوئی چیز صادر ہو گئی ہے تو آپ جلد از جلد توبہ کر لیں، ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی نے اسی وجہ سے آپ کو والد کو یہ رشتہ قبول کرنے سے روک رکھا ہے کہ وہ آپ کی صدق و سچائی اور دین پر التزام کو دیکھ لے .

للہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں یہ نہیں فرمایا :

الی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے (ہر مشکل سے) نکلنے کے لیے راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے تو اللہ اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنے معاملہ کو پورا کرنے والا ہے، یقینا اللہ تعالی نے ہر چیز -

لہٰدا اعلم .

پ کی مشکل کے متعلق چند ایک نصیحتیں اور اس کے متعلق کچھ احکام آپ ہماری اسی ویب سائٹ پر درج ذیل سوالات کے جوابات میں دیکھ سکتی ہیں :

(6398)اور(10196)اور(23420)اور(36209).

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

81991